83829-فوت شدگان کے لیے قرآن خوانی کا حکم

سوال

میرے والد صاحب فوت ہوچکے ہیں اپنی عمر کے آخری چار برس بیمار رہے اور رمضان المبارک میں فوت ہوئے توان کی عمر باون برس (52) تھی وہ فالج اور شوگر اور بلڈ پریشر کے مریض تھے نہ توحرکت کرسکتے تھے اور چلنے پھرنے سے بھی قاصر تھے .

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ان کے لیے نمازوں سے چھٹکارا یا خلاصی کی کوئی صورت ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ کوئی مشائخ اور پیروں کے ذریعہ ان پر قرآن مجید پڑھا جائے یہ کام وہی کرسکتے تھے تو ایسا ہوسکتا ہے، لیکن بعض رائے اس کے مخالف ہیں، میں سوال کا جواب چاہتا ہوں، اور پھر والد صاحب پر آخری ایام کے روزوں کا کفارہ بھی ہے یا نہیں کیونکہ وہ خطرناک مرض کا شکار تھے یا کہ ان کے لیے نمازوں سے چھٹکارا کے لیے لوگوں کے کہنے کے مطابق قرآن خوانی کی جائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

قرآن مجید کی تلاوت کرنا خالصتا بدنی عبادات میں شامل ہوتا ہے، فوت شدہ کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرکے اجرت لینا جائز نہیں، اور قرآن خوانی کرنے والے کو اجرت دینا بھی جائز نہیں ہے، بلکہ اس میں اجروثواب بھی نہیں ہے، اور اس حالت وصورت میں اجرت دینے اور لینے والا دونوں ہی گنہگار ہونگے .

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قرآت پر کسی شخص کو اجرت اور مزدوری پر لانا اور قرآت فوت شدہ شخص کو ہدیہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ کسی بھی امام سے منقول نہیں، بلکہ علماء کرام کا کہنا ہے :

"مال کی بنا پر قرآت کرنے والے قاری کو کوئی اجروثواب نہیں ملتا، توجب اسے ہی ثواب حاصل نہیں ہورہا تو وہ میت کو کیا دے گا" انتہی

اس میں اصل یہ ہے کہ : عبادات حظر وممانعت پر مبنی ہیں، اس لیے عبادات اسی صورت میں ہی کی جائیگی جب اس کی مشروعیت پر کوئی شرعی دلیل مل جائے .

فرمان باری تعالی ہے :

{اور تم اللہ تعالی کی اطاعت کرو، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو}..

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

اور ایک روایت میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اس طرح ہے :

"جس کسی نے بھی ہمارے اس امر (دین) میں کوئی نیا کام نکالا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

اور یہ عمل فوت شدگان کے لیے قرآن خوانی کے لیے اجرت اور قرآن خوانی ایسا عمل ہے ہمارے علم کے مطابق تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خود ایسا عمل کیا اور نہ ہی آپ کے صحابہ کرام میں سے کسی نے، اور پھر سب سے بہتر اور اچھا طریقہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بدترین طریقہ دین میں بدعات ہیں.

اور ساری خیر و بھلائی تو اسی میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی اچھے قصد کے ساتھ پیروی کی جائے.

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور جو کوئی اپنے آپ کو اللہ کے مطیع کر دے اور وہ محسن ہو تو اس نے مظبوط رسی کو تھاما}..

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے :

.{ہاں بلکہ جو اپنے آپ کو اللہ کا مطیع کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کے لیے اس کے پروردگار کے ہاں اجر و ثواب ہے اور نہ تو اسے کوئی غم ہوگا اور نہ ہی وہ پریشان ہونگے }..

اور سارے کا سارا شر و برائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی مخالفت اور اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے عمل کرنا ہے. انتہی

ماخوذ از : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ.

لہذا اس عمل کی شریعت میں کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی، بلکہ یہ مذموم بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خود ایسا کیا اور نہ ہی اس عمل کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی، اور پھر آپ کے بعد صحابہ کرام میں سے بھی کسی ایک نے ایسا عمل نہیں کیا، اس لیے ایسے عمل کو مومن اور مسلمان شخص کے لیے سرانجام دینا جائز نہیں.

دوم :

میت کے لیے تو مشروع یہ ہے کہ اس کے لیے دعا کی جائے اور اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کی جائے، جیسا کہ درج ذیل روایت میں مذکور ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین قسم کے عمل جاری رہتے ہیں : صدقہ جاریہ یا پھر نفع مند علم جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا رہے، یا نیک و صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1631).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

"اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، اور اسی طرح صدقہ کا بھی، لیکن قرآن خوانی کرنا اور میت کو ایصال ثواب اور قرآن خوانی کا ثواب میت کو ہدیہ کرنا، اور اس کی جانب سے نماز ادا کرنا امام شافعی اور جمہور علماء کے ہاں یہ میت کو نہیں پہنچتا" انتہی مختصرا

مزید آپ سوال نمبر (12652) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لہذا آپ اپنے والد کے زیادہ سے زیادہ اور بکثرت دعا کریں اور جتنی استطاعت رکھتے ہوں ان کی جانب سے صدقہ کریں، اور اگر والد نے حج یا عمرہ نہیں کیا تھا اور آپ کے لیے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرنا ممکن ہو اور استطاعت رکھتے ہوں تو حج و عمرہ بھی کریں، ان شاء اللہ یہ اسے فائدہ دیگا.

اور فوت شدہ والد کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی میں یہ بھی شامل ہے کہ والد کے دوست و احباب اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی جائے.

اور مومن شخص کے لیے مرض و بیماری تو اللہ تعالی گناہوں سے کفارہ بنا دیتا ہے، اور اسی طرح یہ اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہے لیکن اس کے صبر و تحمل اور اجر و ثواب کی نیت رکھنا شرط ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مسلمان شخص کو جو بھی تکلیف اور مصیبت اور غم و پریشانی اور اذیت آتی ہے، حتی کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے اسے اللہ تعالی اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5642) صحیح مسلم حدیث نمبر (2573).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمان فوت شدگان پر رحم فرمائے.

واللہ اعلم.